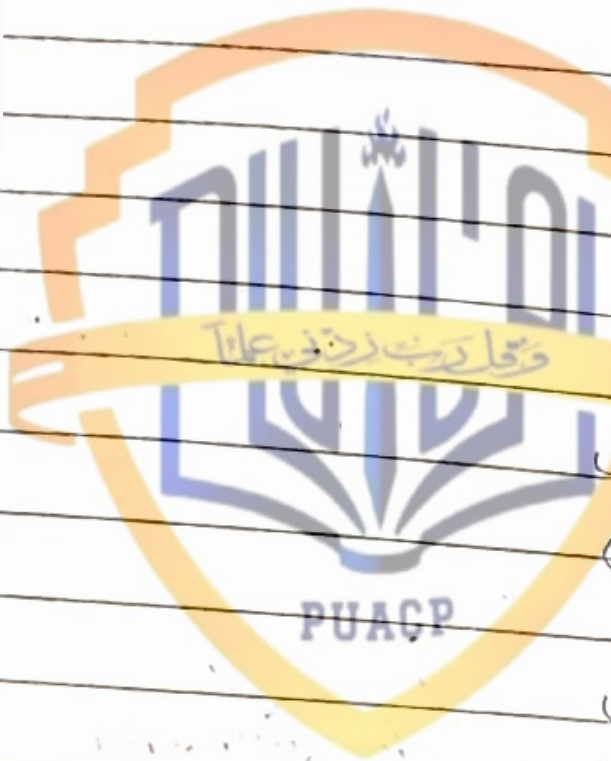


شیخ سعدیؒ کے احوال و آثار



- 1- تعارف
- 2- نام
- 3- خصلت
- 4- لقب
- 5- پیدائش
- 6- آبائ و اجداد
- 7- ابتدائی تعلیم
- 8- اعلیٰ تعلیم
- 9- یتیمی و ادب
- 10- سیرو سیاحت
- 11- وطن واپس
- 12- وفات
- 13- تلخ و وفات
- 14- تصانیف
- 15- شاعری میں پیمبری
- 16- سعدی کے قلام کی بین الاقوامی حیثیت
- 17- سعدی کا ادبی مقام
- 18- مولانا الطاف حسین حالیؒ کے بقول
- 19- شخصیت و کردار
- 20- سعدی کی علمی اہمیت و اعتراف

1- تعارف :-

اس ولستان بہت دورد میں ازل سے
ہزاروں بھولے بھولے ہوں نے مگر مشام عالم میں ایک
بھولے ایسا کھولا تھا کہ اس بھول تازہ کی تازگی ابھی تھا
صفت و سرشار کر رہی ہے اس کا اسم گرامی شیخ مہدی سعدی
سعدی شیرازی ہے۔

سعدی کا شمار نہ صرف ایران بلکہ دنیا
کے عظیم ادباء اور شعرا میں ہوتا ہے وہ ایک قادر الکلام
شاعر بھی تھے اور بلند پایہ نثر نگار بھی، اس طرح سعدی نے
ولستان اور بلوستان کے کئی فارسی زبان کو دوام بخشا
شیخ سعدی ان چند بستیوں میں سے ایک ہیں
جن پر سرزمین ایران کو ہمیشہ ناز رہے تھا۔ آپ ایران کے
بہت بڑے مبلغ اخلاق اور عرصہ دراز سے ہیں۔

بہت کشور غی کنند امروز
فی مقالات سعدی انٹنی

ترجمہ

سات سلطنتیں نہیں کرتی
اپنی بھول سعدی کے اظہیر

عسکر ہاد رکعبہ وبت خانہ فی خالد حیات
تازہ بزم عشق یک دانا ی راز آید برون

ترجمہ :-
عسکر وں کعبہ وبت خانوں میں نشانی روتی ہے
تب جائز بزم عشق سے ایسا جاننے والا مبرا تازہ ہے۔

2- نام :- نام کے بارے میں سب سے مستند حوالہ "قلیات سہدی"

کا ایک نسخہ جو شیخ سہدی کی وفات کے 37 سال بعد 725ھ
ابوبکر بن علی بن محمد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس آپ کا نام

شرف الدین بن علی الدین بن عبد اللہ

تشریب ہے۔

اس نام کو شہلی نے بھی تسلیم کرتے ہیں۔
الطاف حسین حالی نے "حیات سہدی" میں ان کا نام
"مشرف الدین" لکھا ہے۔

PUACP

2- خلص :-

جہاں تک خالص کا تعلق ہے شیخ نے معنوی
طور پر اسے اختیار کیا۔

پہلی روایت :-

اتابکان فارس کے پانچویں فرمانروا
سہد بن زنگی کی نسبت سے سہدی رکھا اس بارے میں

کوئی باوثوق مستند رائے یا حوالہ نہیں ملتا۔

دوسری روایت :-

سعد بن زنگی کے فرزند ابو بکر بن

سعد بن زنگی کسی حد تک یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس نام
پر سعدی نے بوستان کو مشہور کیا۔

سعد بن زنگی کے پوتے نے ارباب سعد بن ابی بکر بن سعد
بن زنگی کے نام بوستان کو دیباچے کو معنون کیا۔

اس اعتبار سے کسی حد تک کہا جاسکتا ہے کہ سعدی نے اپنا
تخلص ان دونوں میں سے کسی ایک کی نسبت سے رکھا ہو۔
علامہ شبلی نعمانی نے **شعر العجم** کے حصہ دوم میں آپ کا
تخلص "سعدی" لکھا ہے۔

3- لقب :-

مولانا الطاف حسین حالی اپنی کتاب "حیات برہ
میں آپ کا لقب" **مصلح** لکھا ہے۔

شبلی نعمانی نے اپنی کتاب "شعر العجم" میں آپ کا لقب
"مصلح الدین" لکھا ہے۔

4. پیدائش:

جیب اتفاق سے دنیا کے اثر عظیم
نشر نفاذ کے حالات زندگی ان کے ہم عصر قلم بند
نہیں تھے۔

لہذا ان کے کلام میں ان کی زندگی کے بارے میں
کچھ اشارے ملتے ہیں جن کی مدد سے ان کے اصل نام اور
تاریخ پیدائش کا تعین کیا گیا ہے۔

شیخ سعدی "ولستان سیر" خود بخود قلمبند کرتے ہیں:

اے لہ بخت درخت و درختانی
مگر این بیع روز دریانی

ترجمہ:

اے سعدی! اس سال گزر گئے اور تو خواب
و غفلت میں دریا مگر یہ بیابان روز بھوکے ہیں۔

چونکہ ولستان کا سال 656ھ ہے

اور اگر بخت لفظ بخت اس کے لفظ کو حقیقی تصور کریں تو

656ھ میں سے ہر نوال ہیں تو 656ھ سعدی کی

ولادت کا سال قرار دیا جائے گا۔

5. مقام پیدائش:

مولدہ پرسید گفتم خاب شیراز

ترجمہ:

میں نے میرا مقام پیدائش بوجھا میں نے کہا

شیراز کی سرزمین میں پیدا ہوا ہوں۔

6۔ اباؤ اجداد

شیخ سعدیؒ کے اباؤ اجداد نسلاً عرب
 اور مکہ کے رہنے والے تھے جو فاطمین عرب کے سابقہ ایران
 میں آکر آباد ہوئے۔ یہ خاندان علم میں صاحب کمال تھا
 ان کی اسی شہرت کے باعث انہیں بادشاہوں کی قربت
 میسر آئی۔ مگر انھوں نے بادشاہوں کے ساتھ قربت
 تعلقات ہوتے ہوئے بھی تقویٰ اور برپیش فاری فادامن ہاقر
 سے نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ کبھی کسی بادشاہ کی بے جا مدح
 سرائی میں نہ گئی۔ سعدیؒ کی شہرت کے والد صالح الدین عبد اللہ
 عالم دین اور نہایت نیک سیرت انسان تھے۔

قصہ قبیلہ من عالمان دین لودند
 سرا معلم عشق تو شاعری نمودند

ترجمہ
 میرے خاندان کے تمام لوگ عالم دین تھے لیکن
 مجھے تیرے عشق کے استاد نے شاعری سکھادی۔

7۔ بیمی فادکو

سرا باشد از درد طفلان خسر
 کہ در طفلی از سر زخم پیدا

ترجمہ
 مجھے ہوئی بچوں کے درد کی خسر
 بچپن سے میرے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔

8- حالت زندگی

سعدی شیرازیؒ اپنی زندگی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

بین کہ چگونه گذشت عمر من
از قارکهای بھودہ و بی عمر
من نہ قاری کردم برای آخرت
و نہ لذتی ببردیم از دنیا

ترجمہ

میری زندگی کا حال دیکھو
بیقرار اور بے عمر قاصدوں میں گزریا
میں نے آخرت کیلئے کوئی کام کیا
اور نہ ہی دنیا سے کوئی لذت لی

PUACP

9- ابتدائی تعلیم

پانچ چھ سال کی عمر میں سعدیؒ کی
باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہو گیا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم شیراز سے ہی
حاصل کی۔ اس زمانے میں شیراز علم و ادب کا مرکز تھا۔
بڑے بڑے ناصور اساتذہ سے سعدیؒ نے سرجہ
علوم کا انشباب کیا۔

پھر کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ

انہیں شیراز سے نکلنا پڑا۔ کیونکہ باپ کے بعد ان کی والدہ
بھی وفات پا گئی۔

بہ تیرا ندانند شدن طفل خیزد
کہ مشکل توان راه نادیدہ برد

یعنی چھوڑنا ہے رہنا کہ پاپا بڑا ہی بڑا ہے اور اسے نہیں اور اسے

بچپن میں ہی آپ والدین سنا یہ شہادت سے شروع ہوا ہے آپ کی
اخلاقی تعلیم میں آپ کی والدہ کی کردار بہت اہم ہے

سعدی شیرازی لکھتے ہیں:-

کار نیکو کن گفتار نیکو گو

والہم می رانی بہ آن شاد باش

یعنی اچھے کام کرو اچھے باتوں اور اسی میں خوش رہو جو
تمہارے پاس ہے۔

PUACP

۱۰۔ اعلیٰ تعلیم

جیسا کہ اس وقت رواج تھا کہ سفر کرتے

اور پھر تجربات حاصل کرتے پھر مختلف لوگوں سے ملتے

اور پھر بغداد کے سفر کا ارادہ کیا آپ نے شیرازی شہزادہ

خیر فہرہ سے نکلتے خانہ کعبہ کیا اور بغداد روانہ ہوئے اس بار

میں وہ اپنے ایک قطعہ میں یوں بیان کرتے ہیں:-

ترجمہ:- "میرادل شیرازی محبت سے شگاہ کیا اب وہ

وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو۔ اسے سعدی! وطن کی

محبت اگرچہ عجیب بات ہے مگر اس ضرورت سے کہ میں بیان

پیدا ہوا ہوں سمجھتی ہیں مرا نہیں جاتا"

علم و ضرر را با ہم آمیز

"Combine knowledge and wisdom."

ان سول میں اعلیٰ تعلیم کے حصول و اشتیاق پہلے ہی سے
 تھا۔ چنانچہ انہوں نے دنیا کے اسلام کے سب سے بڑے دینی دار
 علم یوہورہانی اور بقا فتنی کے کنز لفراد کی راہ لی۔ لفرادی
 عظیم الشان نظامیہ یوہورہانی میں داخلہ لیا۔ وہاں سے انہوں
 نے **تفسیر - فقہ - حدیث - تاریخ - منطق و فلسفہ**

کئی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔
 وہاں انہیں امام ابو الفرج ابن جوزی، ابو حنیفہ
 شہاب الدین، وغیرہ سیروری، ابو الدواعر غسانی، و عبد القادر سیروری
 جیسے نامور اور پُرمانہ روزگار علموں سے بلند اخلاق اور روحانی
 تربیت کے ساتھ ساتھ بالذاتی فیضان بھی حاصل کیا۔ شیخ سیروری
 نظامیہ یوہورہانی لفراد کے بیت اقبال طالب علم تھے اور انہیں
 یوہورہانی کی طرف سے باقاعدہ و طرفہ بھی ملتا تھا۔

11. سیر و سیاحت

ذہیل علم سے فارغ ہونے پر یوہورہانی
 نے سیر و سیاحت کے ایک طویل سلسلہ کی ابتداء کی۔ شیخ سیروری
 زمانہ تعلیم میں لفراد کے ارد گرد کے علاقوں کو دیکھنے کے بیت
 فوائس صرتے، چنانچہ آپ نے لفراد سے اسی
 "شوق سیاحت" میں شام فلسطین اور مکہ معظمہ

3۔ از الی شائے کو چل اور شمس الی افریقہ تک فاسفر کیا
ان کی طبیعت میں بے جہنی اور بے قسری ہائی جانور
تھی۔ انہیں کعبہ سبائک خاص لگاؤ تھا۔ انہوں نے قسری
چودہ بار پیل حج کے سفر کی سعادت حاصل کی۔

آپ نے مختلف رنگوں، نسلوں اور تہذیبوں کو
بشرے قسریب سے دیکھا۔ اسی لیے ان کی حقایات
جہاں بینی اور جہاں دانی کی ترہاں ہیں۔

حیات سعدی میں شیخ محمد اسماعیل ہانی ہتی
لکھتے ہیں کہ "ملاکت رزقی علیا
"بوستان سائنس معلوم ہوتا کہ سعدی نے سومنا
سے نقل کر ایک بار مغرب ہندوستان کا دورہ کیا ہے
اور وہاں سے بحر ہند اور بحر عرب کی راہ طعن اور
جہاز میں پہنچا۔"

آپ نے تقریباً ساری اسلامی دنیا دیکھی گویا عرب
ایران، مصر و بربر و حبش، و فاشفس اور جینی ترکستان
سے اکثر علاقوں کا سفر کیا۔ آپ تقریباً 30 برس
حصائل انسانی کے حصول اور زمانے کی نیسز نیلے کا
مطالعہ کرنے میں مصروف ہوئی۔

نئی زندگی :- آپ کی پہلی شادی آپ کو اس نہانی
اور دوسری میں، بیٹا پیدا ہوا مگر ایسا کوئی بیٹا
جل لبسہ انہیں سخت مدمم ہوا۔

آپ 654ھ میں شیراز واپس لوٹ آئے۔

یورپ از امدم کشور اسودہ دیدم
پلنگان رہا کردہ خوی پلنگی

ترجمہ: جب میں واپس آیا تو ملک میں امن و امان
دیکھا، جیتے اپنی فرخواری کی سادت جوڑ چکے تھے۔

1. وفات:- سعدی اپنی آخری عمر میں گوشہ نشین ہو گئے
اور 691ھ میں وفات پائی اور شیراز میں ہی

دفن ہوئے۔ بعد میں یہ علاقہ سعدی کے نام کی مناسبت سے
سعدیہ کہلانے لگا۔

بعد از وفات تربت مادر زمین جوی
در سینہ بای مردم عارف مزار است
حکومت ایران نے اتر کی قبر پر ایک بہت خوب عمارت مقبرہ
اٹھایا جہاں پہنچ بھی لوگوں کا بہت اڑنا جانا ہے۔

تاریخ وفات:- "خاص" کے حروف عددی جمع کریں تو
اوپر 691ھ سال وفات آئے گا۔

نسی پر سید سال وفات گفتم
ز خامان بود زان تاریخ بود "خاص"

14۔ شاعری میں پیمبریؐ کی نشانی

در شعر سہ تن پیمبر الہ
 کھر چند لانی لعلی
 انبیاء و قصیدہ و غزل
 فخر دوس والدی و سعدی

ترجمہ:

شاعری کے چمن میں تین اور پیمبر ہیں
 ان میں سے کوئی خزانہ والا نہیں اور میں
 انبیاء اور قصیدہ اور غزل میں
 فخر دوس والدی اور سعدی

15۔ سعدیؒ کے کلام کی بین الاقوامی حیثیت

بین الاقوامی سطح پر سب سے بڑے ادارے UNO کا 40
 سعدیؒ کے اشعار پر مشتمل ہے۔
 مئی آدم اعزای یک دیگر اند
 کہ در آفرینش زیبا جوہر اند
 جو عشق ہی ہر آفرین روزگار
 گر عشق ہمارا نماز قرار

ترجمہ:

انسان ایک دوسرے کے اعزاء ہیں
 کہ پیدا لئیں کے طاق سے وہ ایک ہی جوہر سے ہیں
 جب ایک غلو کو درد ملتا ہے رضائے طرف سے
 کہ کہ دیکھ غلو کہ کہ ہمارا ہمارا ہے

1- شہیت و کردار

سعدی "اخلاقی قدروں کی پاسداری اور انسانیت کا احترام کرتے تھے۔"

بشر را دوستان بسیار است

Human beings have many friends.

1- سعدی کا ادنیٰ مقام

علم بسیار و زودہ کار
ورنہ علم تو بی عمر است

سعدی کا مشہور شعر ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ علم حاصل کرو اور اس پر عمل بھی کرو ورنہ تمہارا یہ علم تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

سعدی نے یہ شعر بظاہر غزب الفلک کی حیثیت رکھتے ہیں۔

توانگری بہ کسر است نہ بہ مال

و بزرگی بہ عقل است نہ بال

ترجمہ: امیری بجز صندی میں ہے نہ کہ مال و دولت میں

اور بزرگی عقل سے ہے بجز سے نہیں۔

شیخ سعدی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ نے

اخلاقیات جیسے فحش اور ہنجیرہ صومریوں کو اپنے
فنِ نشر سے دھمبہ اور سر دلہن ہیں بنایا۔

18- مولانا الطاف حسین حالیؒ کے بقول:-

مولانا الطاف حسین حالی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:-

دُستارِ بے الواب کی مگر وہ تشریب اس کے
مقسور کی ہر دستگی اس کے الوافا کے شتگی اس کے
استعدادات کی جزالت اس قذیلات و تشبیات کی
طرفگی اور پھر یادِ دوزان، تمام کے عبارت میں
نہایت سادگی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ
سروسیؒ نے اپنی فکر و سخن کا ایک **معتدلہ جملہ**
اس کی تصنیف میں صرف ایسا کہا اور اس کی تفسیق و تہذیب
میں اپنے فکر اور سلیقے سے پورا پورا حاکم لیا تھا۔"

19- سعدی کی علمی اہمیت و اعتراف :-

مستشرقین نے بھی سرحدی علمی اہمیت کا اعتراف کیا ہے
مشرق و مغرب کو وہ عالم بدلتا ہے جو مشرقی علوم میں تیار
شامل ہے۔

مشہور انگلش، قواعد امس

"وہ تمام قوموں میں ہم کو لام ہوئے، میں اور ان کا ولام سہاویہ"

ایڈن آرنلڈ نے خانہ داری کی زبان میں غالبانہ ر

بارے میں نہایت خوب صورت المفاظ میں لکھا ہے:

"ایک درہم آدھی قاتلہ و ایک اذنی جاشی و ایک ہمہ

گیر ذہن انسان کی سوچ قادرِ خلق"

۵۰۔ تصانیف :-

شیخ فاطمہ فلام نظر و نشر و فارسی اور عربی میں ہے:

(۱) نثر میں چند تفسیر رسالے شش رسائل و رسالہ نصحۃ

الملوک رسالہ عقل و عشق و رسالہ انکیانو و غیرہ۔

(۲) قصائد فارسی (جن میں مرثیے - مہکات - مہکات اور ترجمان)

(۳) قصائد عربیہ

(۴) غزلیات کے چار دیوان و طبیعات و بدائع و خواتم اور

غزلیات قدیم۔

(۵) تشوہ موسم بہ صاحبیہ جس میں قطعات و مثنویات و رباعیات

اور مفرات کا مجموعہ اشعار ہے۔

(۶) مطائبات و مہزلیات

(۷) جیع و بند و ترکیب بند اور مکرانی

(۸) ہند نامہ یا کرکھا (جو مشہور شاعر شیخ فرید الدین عطار نے

طرزِ بحر میں) قدیم نسخوں میں سے مثنوی نہیں ہے اس لیے بعض

اہل مذاق اسے شیخ فاطمہ نہیں سمجھتے اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ

یہ شیخ سہمی کی ایم فہرستات سے بالکل معرا ہے۔

(۹) بوستان (۶۵۵) فارسی اشعار پر مشتمل دس ابواب ہیں۔

(۱۰) بوستان (۶۵۶)

فلسفۂ سعدی

- 1- فلسفۂ فاعادری
- 2- فلسفۂ فابنیادی موضوع
- 3- فلسفۂ فابی مقبولیت
- 4- فلسفۂ فابی خصوصیات
- 5- فلسفۂ فاسلوب تحریر
- i- سادگی اور روانی
- ii- تجاز و اختصار
- iii- تشبیہات اور استعارات
- iv- صمیمیت اور صنفیت
- v- تناسب اور ہم آہنگی
- vi- صنائع اور بدائع و استعمال
- vii- محاورات و ضرب المثل
- viii- نشر میں نظم و انضام
- ix- آیات قرآنی اور احادیث سے استناد
- x- عربی اشعار کا استعمال
- xi- داستان پردازی
- xii- درس اخلاق
- xiii- استدلال
- xiv- درس احترام آدمیت

۱۔ فلسفہ سہلی و تعارف

سہلی نے 656ھ میں یہ کتاب مرتب کی۔ فلسفہ سہلی کی ادبیات عالم میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ فقہ کی کتاب و فراحت اور اہانت کے طاقہ سدا بہنا جواب آپ ہے۔ یہ کتاب نہ صرف ایران، ترکیستان اور افغانستان میں بلکہ پاکستان اور ہندوستان اور کئی دیگر جمہوریتوں میں کسی نہ کسی شغل میں تعلیمی ادارہ میں شامل رہی ہے اور دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں اس کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔

جس کے کی صداقت کی وجہ سے یہ حکایت تاثیر سے بھرپور ہیں جو بڑے بڑے دانشوروں کی زندگی میں برپا کرتی ہیں۔ ایک تمہید۔ آٹھ ابواب اور اختتام پر مشتمل ہے۔

نام موضوع حکایات کی تعداد

باب اول در سیرت پادشاهان بادشاہوں کی سیرت و اخلاق 41 حکایات

باب دوم در اخلاق درویشان درویشوں کی باسلائی 49 حکایات

باب سوم در فضیلت قناعت قناعت کے فضائل 58 حکایات

باب چہارم در فوائد خاموشی خاموشی کے متعدد فوائد 14 حکایات

باب پنجم در عشق و جوانی اور قلموں کی اورنگی کی مثال 15 حکایات

باب ششم در رفیق و ہمراہ بڑھاپے کی زندگی کا سبق 9 حکایات

باب ہفتم در تاثیر تربیت تربیت و تعلیم 19 حکایات

باب ہشتم در آداب صحبت آداب معاشرت کوئی حکایت نہیں ہے۔

اختتامیہ میں شیخ سہلی خود کہتے ہیں: انہوں نے نفیست کی

لٹریچر کو یہوں کو ظرافت کے شہد میں ملا کر پیش کیا ہے۔

2۔ مُلستانِ قابنیادی موقوف

"اخلاقیات"

اس کتاب کی غرض و غنائیت - نفس کی تربیت، تہذیب و تادیب اور رواد کی اصلاح ہے۔
"مرادمانہیت اور لغتیم"

۱۔ سہلی نے مُلستان کو بادشاہ کے نام منسوب کیا ہے اس لیے
 پہلا باب بادشاہوں کی سیرت کے بارے میں لکھا ہے وہ
 سمجھتے ہیں کہ "الناس علی دین ملوکهم" کے مصداق کا کردار

۳۔ مُلستان کی مقبولیت

یہ ایک نثری کتران ہے اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ یہ ہر زمان اور ہر دور میں شائع ہوتی رہی ہے۔ آپ کی مقاصد کوئی کو دیکھ کر بعد میں کچھ اور نے کتب مرتبہ کی ان کے ہی تقریباً اتنے ہی باب ہیں:

بہارستان

پیشان

نہارستان

سندستان

مولانا عبدالرحمن جامی

قانی شیرازی

مہین الدین دیوبند

علی محمد منشی

۱۔ پاکستان کی خصوصیات

۱۔ نظم و نشر کا قلعہ :- سہری نے پاکستان کی نشر میں جگہ جگہ نظم و
بیونڈل کے اسے دو آتشہ بنا دیا ہے۔

۲۔ شیرینی اور غلغلی :- پاکستان سہری ولادت اور ملافت کا ایک
شوب صورت آمیزہ ہے۔

۳۔ اسلوب بیان :- سہری نے اسلوب بیان کا بھی کمال یہ کہ
انہوں نے معمولی سے معمولی کفایت کو بھی دھڑپ اور دل
نشیں بنا دیا ہے۔

۲۔ پاکستان کا اسلوب تحریر

سادگی اور روانی

پاکستان کی سب سے نمایاں ترین خصوصیت
یہ ہے کہ اس کی زبان نہایت سادہ ہے۔ اس میں پھوٹ چھوٹ فقرے
ہیں جو بوجھل سوالنامہ جالی "ریشم کے پھل" معلوم ہوتے ہیں
* دشمن، بہ کند جو زبان، باشد دوست۔

* عاقبہ در پیش است و دشمنان از پس و نیا بدو وقت
حاجت فرمائی۔

ايجاز و اختصار

نیٹ سہری وسیع مفاہین کو
فختر سے مختصر الفاظ میں اس طرح ادا کرتے ہیں کہ معانی کی
لیک دنیا اس میں سما جاتی ہے۔ دریا کو کوزے میں بند کرنا

ایک بہت بڑا فن ہے۔
وہ "کو" اور "کفتم" کو "گفتیش" میں سمجھنا ہے۔

ایک حکایت میں، برادر شاہ درویش کی دامن کو کہتے تھے۔
"دامن بردار اے درویش" اور درویش جواب
میں کہتا ہے "دامن از الجاؤم نہ جامہ ندارم"۔
اس طرح اس گفتگو سے میں افلاس دے سکتا ہوں۔
داستان کہہ رہا ہوں۔

تناسب اور ہم آہنگی :-

شیخ سہیلی صوفیوں کے مشہور
اور ہم آہنگ الفاظ کا فن ہیں استعمال کرتے ہیں خاص
صہارت رکھتے ہیں۔ وہ ایک نثر نگار ہیں اور قادر الہام
نثر نویس۔ ان کے کتب فقیر نے بڑے سے بڑی کمیت پیدا ہوئی،
جو فروش آہنگ سڑوں کو مفت سے پیدا ہوتی ہے۔
* دروغ معلومت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز
* آونگری بدل است نہ نمال و بزرگی بہ عقل است و زبانی

تشبیہات و استعارات :-

فلسفان میں ترازو اور
شافتلی ہے۔ شیخ سہیلی نے بڑی نادر اور اچھوتی تشبیہات استعمال
کی ہیں، اس سے فلسفان کی شرکی دلکشی میں افسانہ پڑا ہے۔
بہت * دست گیر بردار، گرفت
* دست گرم باشا در دلچ سخاوت بردار۔

مسیح اور مقفع قندہ

مسیح اور مقفع قندہ سے عبارت الہامی کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں
 ۱۔ شہر کی کمی سے شناسی پیدا ہوئی ہے۔ پاکستان
 ۲۔ اثر شہر میں ردیف اور قافیہ کا التزام کیا گیا ہے۔
 ۳۔ شہر کے بعد شہر میں نظم قافیہ انداز پیدا ہو گیا ہے۔
 ۴۔ یا گنج بکری یاد در موسم غیری
 ۵۔ شہر بار بار کہ شہر کردم در

خاورات و ضرب الامثال

۱۔ پاکستان کے بعض حصے بے ساختگی اور حقیقت کے
 ۲۔ سرسبز ہواد کو لگے لگے ہیں، کہ وہ عوام و خواص میں
 ۳۔ قبول ہو کر خاورات اور غنیمت
 ۴۔ اختیار کر گئے ہیں۔

۵۔ اُن راکہ حساب پاک است و از واسطہ چہ پاک است
 ۶۔ تاثر باق از عراق آوردہ شود و مارگزیدہ صردہ بود۔

شعر میں نظم قافیوں پر

۱۔ سعدی کوثر
 ۲۔ میں اشعار کے بحر و قافیہ استعمال کا خاص ملکہ حاصل ہے
 ۳۔ وہ شعر میں اس خوب صورتی سے نظم قافیوں کو لاتے
 ۴۔ کہ وہ شعر ہی قافیہ و نظم ہوتی ہے۔ اس سے

ان کی نثر زیادہ دلچسپ اور باوقار ہے اور ان کی
اور نثر زیادہ دلچسپ ہے ان کی نثر اس طرح ہے
سے اشعار زبان زد خاص و عام ہیں۔

* دوست آن باندر کہ گھر دست دوست
در برستان حالی و در ماندگی

* تا صد سخن زلفہ باشد
عیب و بجزش نکو فتنہ باشد

صنائع بدائع و استعمال

صنائع بدائع اگرچہ شعر و شاعری کا زیور ہیں مگر
شیخ سعدی نے ان کے استعمال سے اپنی نثر میں رنگینیاں
اور رنگینیاں پیدا کی ہیں اور گلستان کی جاذب نظر
نثر کو جاذب تر بنایا ہے۔

* داد سخاوت برادر (صفت جنس)

* امیدخان و شک جان (صفت افراد)

آیات قرآنی اور احادیث نبوی و استعمال

گلستان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں
شیخ سعدی نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی

اور ہمیں بزرگوں کے اقوال سیانی عبارت کو اس طرح زیست دی ہے کہ اس سے مفہوم معنی خیز ہو کر اس میں اور بلندی آگئی ہے اور نثر اور زیادہ پُر اثر ہو گئی ہے۔

استدلال

سعدی نے فلسفان میں بکربات استدلال کے ساتھ پیش کی ہے جس سے بیان میں تاثیر پیدا ہو گئی ہے۔ بعض جگہوں پر یہ دلائل قرآنی آیات اور احادیث نبوی کی مدد میں ہیں۔

اپنی اسلوب تحریر کی اپنی خصوصیات کی بنا پر فلسفان سعدی نہ صرف اخلاقی اعتبار سے ایک بلند مقام کی حامل ہے بلکہ علمی و ادبی اور فنی اعتبار سے ایک گوہر ہے یہاں کی صیغہ بندی ہے۔

بقول رضا زادہ شفق:

شیخ سعدی شمرانی ایران کے آسمان اور قیادہ درفشان ستارہ ہیں جن کی بدیع نظم و نثر نے فارسی زبان کو فصاحت کے درجہ کمال تک پہنچا دیا انہوں نے بلاغت کا بہترین نمونہ پیش کیا اور حقیقت میں اپنے اس شعر کے مطابق بننا چاہیے۔

کھفت لشور نمی کنند امروز
بہ مقالات سعدی انجمنی۔